خوف، سختی اور غیر مشروط محبت کا کردار

انعام کی طرح خوف بھی ایک خارجی محرک (Extrinsic Motivator) ہے۔ بچپن ہی سے ہم میں سے اکثر کی تربیت خوف کے سائے میں کی جاتی ہے: "بھوت آجائے گا،" "چڑیا کھا جائے گی،" یا "اگر کھانا نہیں کھایا تو ڈاکٹر ٹیکا لگا دے گا۔" خوف پر مبنی ماحول تخلیقی صلاحیتوں اور آگے بڑھ کر کچھ کرنے کے جذبے کو کچل دیتا ہے، کیونکہ یہ صفات آزادی، تجسس اور بے خوفی کا تقاضا کرتی ہیں۔

تعلیم اور پرورش میں، خوف کی جگہ آگہی اور شعور کو بیدار کرنا لازمی ہے۔ بچوں کو سزا کے ڈر یا گریڈز کی دوڑ میں کام کرنے کے بجائے یہ سکھانا چاہیے کہ وہ اپنے افعال کو معنی، اقدار اور اپنے باطنی مقصد سے کیسے جوڑیں۔

خوف کے ساتھ جڑے مسائل

- خوف تخلیقی صلاحیتوں کا قاتل ہے۔ تخلیق پسندی کے لیے آزادی، تجسس اور تحفظ کا احساس ضروری ہے۔
- خوف سے وقتی اطاعت تو حاصل ہو سکتی ہے، لیکن اس سے نہ ہی غور و فکر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور نہ کام سے دلی لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔

سختی کے ساتھ جڑے مسائل

بظاہر سختی کبھی کبھی کارگر معلوم ہوتی ہے، کیونکہ شدت پسندی سے بچوں کی شرارتوں کو وقتی طور پر روکا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک مدت کے بعد اس کا نتیجہ **مکمل** طور پر اس بات پر منحصر ہے کہ بچہ اس رویے کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

- ایک بچہ سزا کا مطلب یہ لے سکتا ہے کہ "میں نے غلطی کی ہے، مجھے خود کو بہتر بنانا چاہیے۔"
- دوسرا بچہ یہ سبق سیکھ سکتا ہے کہ "مجھے اپنے ماں باپ سے اپنی غلطیاں اور بہتر طریقے سے چھپانی ہوں گی۔"
- تیسرا بچہ باغی یا پراسرار ہو سکتا ہے، اور اپنے والدین پر سے اس کا اعتماد **مکمل** طور پر اٹھ سکتا ہے۔

چنانچہ، سزا کبھی بھی کردار کی تعمیر کی ضمانت نہیں دیتی۔ اس کا اثر اس بات پر منحصر ہے کہ بچے نے اس تجربے کو اپنے ذہن میں کس طرح ترتیب دیا ہے۔

مزید برآں، سختی اکثر خود پر قابو پانے (Self-regulation) کی تربیت دینے کے بجائے انسانی **جبلتوں** کو دبا دیتی ہے۔ جس بچے کی جبلتوں کو بار بار دبایا جائے، **ممکن** ہے وہ جوانی میں بھی جذباتی اور بے صبرا ہی رہے، اور بیرونی دباؤ کے بغیر خود پر قابو پانے یا غور و فکر کرنے کے قابل نہ ہو سکے۔

غیر مشروط محبت کا کردار

صحت مند پرورش کی بنیاد **غیر مشروط محبت** ہے۔ وہ بچہ جو اپنے وجود کی گہرائیوں میں یہ جانتا ہو کہ اس کی کامیابی یا ناکامی سے قطع نظر اس سے محبت کی جاتی ہے، اس کے اندر **ذاتی قدر و قیمت** (Self-worth) اور ایک مضبوط اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ یہ اعتماد کوئی تکبر یا شور شرابا نہیں ہوتا، بلکہ یہ وہ خاموش قوت ہے جو مشکل حالات میں بھی انسان کو پرسکون رکھتی ہے۔

غیر مشروط محبت اعتماد کی فضا پیدا کرتی ہے۔ جب بچوں کو اپنے والدین کی محبت پر یقین ہوتا ہے، تو وہ اپنی باطنی کشمکش، غلطیوں اور خیالات کو بلا جھجھک شیئر کرنے میں تحفظ محسوس کرتے ہیں۔ اس کے بغیر، سختی انہیں صرف خاموشی، پراسراریت یا دوغلے پن کی طرف دھکیل دیتی ہے۔

- بچے کی سب سے بنیادی ضرورت غیر مشروط محبت ہے۔
- محبت سے **ذاتی قدر و قیمت** اور **مضبوط اعتماد** پیدا ہوتا ہے — یہ تکبر نہیں بلکہ مشکل میں ثابت قدم رہنے کا نام ہے۔
- محبت ہی سے **باہمی اعتماد** جنم لیتا ہے؛ اس کے بغیر بچے اپنی **اندرونی کشمکش** بتانا چھوڑ دیتے ہیں، اور سختی انہیں چھپ کر کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

حاصلِ کلام

ممکن ہے خوف اور سختی بظاہر موثر نظر آئیں، لیکن یہ پر خطر راستے ہیں۔ پائیدار ترقی اور نشو و نما کے لیے غیر مشروط محبت، باہمی اعتماد اور ہمدردانہ رہنمائی ہی بہتر محفوظ اور طاقتور بنیادیں ہیں۔